Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۷ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۷ ظہور ۱۳۵۳ھش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۸۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل گرمی کی وجہ سے کچھ تکلیف رہی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۶ ظہور کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے ابتلاؤں کے موجودہ زمانہ کے پیشِ نظر دنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کی کامیابی اور اپنے ملک یعنی پاکستان کی ہر قسم کے خطرات سے ہمہ وجوہ حفاظت اور اسکے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خاص تضرع کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

اِس ضمن میں حضور نے بتایا کہ مَیں نے پچھلے دنوں انفرادی دعاؤں کے ساتھ ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کی باجماعت نمازوں کے بعد اجتماعی رنگ میں دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی اِس کے متعلق جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجتماعی دعا ایک طرح سے رسم کی صورت اختیار کر رہی ہے اِس لئے مَیں آج سے فجر اور مغرب کی نمازوں کے بعد کی جانے والی اجتماعی دعا کو بند کرنے کا اعلان کرتا ہوں لیکن ہماری زندگی از اوّل تا آخر دعاؤں ہی سے عبارت ہے ہمارے لئے دعا کے بغیر زندگی کا تصوّر ہی ممکن نہیں۔ اِس لئے مَیں احباب کو توجّہ دلاتا ہوں کہ اِن ایّام میں ہر چھوٹا بڑا ہر مرد اور عورت الغرض جماعت کے جملہ افراد اپنی اپنی جگہ انفرادی طور پر پہلے سے بھی بڑھ کر اِس کثرت سے دعائیں کریں کہ وہ انفرادی طور پر کی جانے والی دعائیں جب ایک ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور پہنچیں تو وہاں وہ اجتماعی دعائیں بن جائیں۔ حضور نے فرمایا جہاں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو پورے عزم اور تعہّد سے جاری رکھنے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے وہاں آج ہمارے ملک کو بھی ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اِس لئے سب احباب یہ دعا بھی کریں کہ اے ہمارے ربّ تُو ان تمام باتوں اور چیزوں سے ملک کو محفوظ رکھ جو اس کی سالمیت، استحکام اور ترقی کی راہ میں روک بننے والی ہیں۔

ابتلاؤں کے ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ ابتلاؤں کا زمانہ خصوصیت سے ساتھ دعاؤں کا زمانہ ہوتا ہے ہماری بڑی نسل کو بھی، نوجوان نسل کو بھی اور اطفال و ناصرات کی نسل کو بھی، مرد و زن ہر دو کو یہ

(باقی ص۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

قرآن شریف کے علومِ عالیہ اور حقّہ کے سامنے کسی اَور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں

دُنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے پیچھے رہ گئے

"سورۃ الفاتحہ میں جو خدا تعالیٰ کی یہ چار صفات بیان ہوئی ہیں رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ، مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اگرچہ عام طور پر یہ صفات اس عالم پر تجلّی کرتی ہیں لیکن ان کے اندر حقیقت میں پیشگوئیاں ہیں جن پر کم لوگ بہت کم توجّہ کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار صفتوں کا نمونہ دکھایا کیونکہ کوئی حقیقت بغیر نمونہ کے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ربّ العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نمونہ دکھایا؟ آپؐ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقعہ مدرسہ مکتب نہ تھا جہاں آپؐ اپنے روحانی اور دینی قویٰ کو نشو و نما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیمیافتہ قوم سے ملنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقعہ پایا اور نہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنے کی فرصت ملی پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپؐ کو دی گئی جس کے علومِ عالیہ اور حقّہ کے سامنے کسی اَور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جاویگا کہ دُنیا کے تمام فلسفے اور علوم اسکے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر دو عظیم الشّان نبی گزرے ہیں ایک حضرت موسیٰ علیہ السّلام دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مگر ان دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سے کسی کی نسبت نبی اُمّی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ یہ تحدّی اور دعویٰ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتَابُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنَاہُ نُوْرًا نَّھْدِیْ بِہٖ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا۔ الآیہ۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷؍ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

دُعا کی فرضیّت اور اس کی علّتِ غائی

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ امر فرض کیا ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اپنی جملہ دینی و دنیوی ضروریات کے لئے دعائیں کرتے رہیں اسی لئے اُس نے قرآن مجید میں انہیں دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔ جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبّر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

اس آیۂ کریمہ سے دعا کی فرضیت ظاہر و باہر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دعا (جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کا مغز قرار دیا ہے) سے عمداً اعراض کو تکبّر کا نتیجہ قرار دیا ہے اور تکبّر کی بناء پر دائمی اعراض کا عبرتناک انجام یہ بتایا ہے کہ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اسی کی وجہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ یہ بیان فرمائی ہے کہ دعا سے اعراض کرنے والے ایمان لانے کے باوجود سچی اور حقیقی ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی پکار کا جواب دیتا ہے اور ان کی دعائیں قبول کرکے ان کی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے وہاں ساتھ ہی ان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیگر احکام کے ساتھ ساتھ دعا کی فرضیت کے حکم کو بھی مانیں اور ایمان باللہ کے ساتھ ہی قبولیت دعا پر بھی ایمان لاکر دعا کرنے کو لازم پکڑیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ قرار پاکر دنیوی اور اخروی انعامات کے وارث بن سکیں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ کے جس حکم کو قبول کرنے کا ذکر ہے اس میں دعائیں کرنے کا حکم بھی شامل ہے اور اللہ پر ایمان لانے میں اس بات پر ایمان لانا بھی شامل ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ بتایا کہ انہیں اصلی اور حقیقی ہدایت نصیب ہوگی۔ وہ حقیقی ہدایت جس کا اس آیت میں ذکر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی حقیقی توحید اور اس کی ذات اور صفات کی معرفت مراد ہے۔ دعا کو لازم پکڑنے کے نتیجہ میں توحید باری پر حقیقی ایمان نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو وہ اپنے عمل سے اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ بجز خدا کے اور کوئی ہستی نہیں جو مشکل کشا اور کارساز ہو۔ پھر جب خدا تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرکے اسے اُس کی مراد عطا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرف اور اس کی غیر محدود طاقتوں اور صفات کی معرفت اسے نصیب ہوتی ہے اور اگر دعاؤں کے نتیجہ میں اسے بشارتیں ملنے لگیں تو وہ معرفت اور حکمت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور یہی وہ حقیقی ہدایت ہے جس سے وہ دعا کو لازم پکڑنے کے نتیجہ میں بہرہ اندوز و فائز المرام ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کو معرفت الٰہی میں ترقی کا ایک نہایت اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"دعا جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے (۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔" (ایام الصلح ص ۱۴)

اس سے ظاہر ہے کہ دعا کی علّتِ غائی یہ ہے کہ تا ایمان قوی ہو اور انسان توحید حقیقی پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی غیر محدود صفات کی معرفت سے بہرہ ور ہو کر یقین اور محبتِ الٰہی میں ترقی کرتا چلا جائے اور اس طرح غیر اللہ سے کامل انقطاع کے نتیجہ میں حقیقی نجات سے بہرہ اندوز و فائز المرام قرار پا سکے۔ دعا کی اس علّتِ غائی سے یہ امر بھی عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ جو لوگ تکبّر کے باعث دعا سے دائمی اعراض کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ حقیقی نجات کا منہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ اپنی خواہشات نفس کے غلام بن کر محض اسباب کو ہی خدا سمجھ بیٹھتے ہیں اور مادہ پرستی کی ظلمت میں بھٹکنے لگتے ہیں وہ اگر إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ کے مصداق نہ بنیں تو اور کیا ہو۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو دعا سے دائمی اعراض سراسر ہلاکت کا راستہ ہے اور ایک مومن کے لئے اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن دعا کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ دعا میں انہماک ایک حقیقی مومن کی فطرت کا ایک لازمی جزو ہوتا ہے اسی کے ذریعہ وہ دنیا میں بھی کامیابی حاصل کرتا ہے اور اسی کی بدولت وہ دین میں بھی عند اللہ سرخرو قرار پاتا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو غیر مطبوعہ اشعار

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے از راہ نوازشِ خاص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو غیر مطبوعہ اشعار الفضل میں اشاعت کے لئے مرحمت فرمائے ہیں جنہیں ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا نے رقم فرمایا ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی زمانہ میں ایک روز آپ نے غالباً حضورؓ سے آپ کی خیریت پوچھوائی۔ اس کے جواب میں حضورؓ نے ایک کاغذ پر اپنی طبیعت کا حال درج کرنے کے بعد دو اشعار بھی رقم فرمائے اور وہ کاغذ آپ کو بھجوا دیا۔ یہ کاغذ حضرت سیدہ مدظلہا کے پاس اب بھی محفوظ ہے۔ حضورؓ نے اُس کاغذ پر رقم فرمایا:۔

"سر میں درد ہے

(۱) حسرت و اندوہ سے لیٹا ہُوا ہوں فرش پر
لگ رہی ہیں التجاؤں کی نگاہیں عرش پر

(۲) شاید اُس کے فضل سے آئے میسّر کامِ دل
شاید اُسکے لُطف سے ہو جائے خوب انجامِ دل

مرزا محمود احمد"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں

مکرم محمد انوار الحق صاحب گنج مغلپورہ لاہور

جماعت احمدیہ ختم نبوت کی ہرگز منکر نہیں ہے ہر احمدی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ ذیل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی کتابوں اور ملفوظات کے ایسے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن میں آپ نے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے مختلف پہلو بیان فرمائے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق اور عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

۱۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صـ)

۲۔ "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ (سراج منیر صـ)

۳۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر اجو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔"

(پیغام صلح صـ تالیف ۱۹۰۸ء)

۴۔ "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلمانی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ۳ صـ)

۵۔ "اگر کوئی زندہ نبی ہے تو ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہوں"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء)

۶۔ "میں بڑے یقین اور دعوے سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمہ نبوت کو چھوڑتا ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا جس کے پاس وہی مہر نبوت محمدی نہ ہو۔"

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء)

۷۔ "میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اسکے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اسکے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۱۱۵ تا ۱۱۶)

۸۔ "وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صـ)

۹۔ "وہ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"

(کشتی نوح صـ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

آپ اپنے منظوم کلام میں بیان فرماتے ہیں:

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے"
(قادیان کے آریہ اور ہم)

"محمد است امام و چراغِ ہر دو جہاں
محمد است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں"
(کتاب البریہ)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے امام اور چراغ تھے اور زمین و آسمان کو روشن کرنے والے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آپ کو خدا تو نہیں کہتا مگر خدا کی قسم آپ کا وجود اہل جہان کے لئے خدا نما ہے۔

آپ اپنے عقائد بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین و خیر المرسلین" ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے"
(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ مرکز کو اپنی کارگذاری سے باخبر رکھیں اور باقاعدہ ماہوار رپورٹ ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام دو نہایت اہم امور کو ہمیشہ مدنظر رکھیں

"ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ سب کا سب اسلام میں بیان ہو چکا ہے"

نوجوانانِ احمدیت کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کریں اور انہیں اسلام پیش کرنے کا صحیح طریق معلوم ہو۔ چنانچہ خدام کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۲ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"یہ دونوں باتیں خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اسلام کی مکمل واقفیت ہو اور ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اسلام کے پیش کرنے کا صحیح طریق معلوم ہو۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ سب کا سب اسلام میں بیان ہو چکا ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ اسلام کے مفہوم اور اس کی تعلیم کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ اسلام حاوی ہے تمام اعلیٰ تعلیموں پر"

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۴۲ء)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

عاجز ایک عرصہ سے پاؤں پر زخم کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہوں۔ اسی دوران جماعت کے بزرگوں اور عاجز کے دوستوں نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ امداد فرمائی اور ذاتی طور پر تشریف لاکر یا خط و کتابت کے ذریعہ خیریت دریافت فرماتے رہے۔ ان سب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری میں خاصا افاقہ ہے اور میں اب تھوڑا بہت چل پھر لیتا ہوں۔ کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے۔

(حکیم محمد ابراہیم سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

غلبۂ اسلام کیلئے ہزاروں مبلغین کی ضرورت ہے

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان)

سکاٹ لینڈ (برطانیہ) میں ہمارے انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے مطالعہ اور قادیان میں احمدیوں کے خالص اسلامی نمونہ سے متاثر ہو کر آپ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ انگلستان میں حضرت مولانا شمس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تبلیغی جہاد میں شریک رہے بعدہ گی آنا میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا فرمایا۔ اب گذشتہ تیرہ چودہ سال سے سکاٹ لینڈ میں جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

۱۹۶۹ء کی بات ہے پاکستان سے ایک دوست سکاٹ لینڈ گئے اور انہوں نے مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب سے ملاقات کے دوران یہ سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مقامی لوگ بکثرت حلقہ بگوش اسلام نہیں ہو رہے؟

محترم آرچرڈ صاحب نے فرمایا کہ عیسائیت کے سینکڑوں فرقے ہیں اور سکاٹ لینڈ میں صرف ایک فرقہ کے ۴۲۶ مبلغ (پادری) کام کر رہے ہیں باقی فرقوں کے پادریوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچیگی۔

لیکن ان کے مقابلہ پر اتنے وسیع علاقہ میں جماعت کی نمائندگی کرنے کے لئے میں اکیلا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں بے پناہ برکت ڈال رہا ہے اور بڑی تعداد کے دل میں اسلام کے لئے جستجو ہے ہزاروں لوگوں میں مفت لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے، سکولوں کالجوں کلبوں اور سوسائٹیوں میں جا کر اسلام پر تقاریر کی جاتی ہیں۔ لیکن مد مقابل یہ ہزاروں پادری ہیں اور میں اکیلا ہوں۔ آپ لوگ تبلیغ کیلئے اپنی زندگی وقف کریں تا اسلام کی یلغار تیز کی جا سکے۔

آج ساری دنیا میں جماعت کو ہزاروں مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئے دن بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ غلبہ اسلام کے دن بھی قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور وہ دن نزدیک ہے جبکہ کروڑوں لوگ اسلامی انوار سے متمتع ہونے کے لئے جماعت سے رجوع کریں گے۔

ان کی یہ ضرورت پوری کرنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے پس ضروری ہے کہ جماعت کے بزرگ، علماء، صاحب حیثیت احباب، دنیوی اور مادی اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ، زمیندار، اور ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد خواہ وہ امیر ہوں یا غریب تبلیغ اسلام کا خلا پورا کرنے کے لئے جوق در جوق اپنی اولادیں سلسلہ کے لئے وقف کریں۔

یہ وقت اس لحاظ سے بڑا نازک اور اہم ہے کہ مستقبل قریب میں جماعت کو ہزاروں لاکھوں مبلغوں کی ضرورت پڑنے والی ہے یہ وقت غلبہ اسلام کا وقت ہے یہ گھڑی اسلامی یلغار کی گھڑی ہے ہم نے قرآن مجید کی پاک تعلیم کے روحانی اثر کے ساتھ دنیا کا چپہ چپہ فتح کرنا ہے۔ ہم نے اسلام کے صلح و آشتی اور محبت بھرے پیغام کے ساتھ سارے جہان میں پرچم اسلام لہرانا ہے ظاہر ہے یہ کام چند آدمیوں کا نہیں۔ لہٰذا جماعت کے ہر طبقہ کو چاہئے کہ اپنی اولادیں وقف کرے۔ کوئی شہر اور گاؤں ایسا نہ ہو جہاں سے تحصیل علم کیلئے نوجوان جامعہ احمدیہ ربوہ میں تحصیل علم نہ کر رہے ہوں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کوئی گھر ایسا نہیں ہونا چاہئے جس کا کم از کم ایک فرزند اسلام کی خاطر فدا کرنے کیلئے پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

جامعہ احمدیہ میں تحصیل علم کا نادر موقع ہے۔ ایم اے۔ بی اے اور ایف اے پاس طلبہ یہاں داخل ہوتے ہیں میٹرک پاس طلبہ کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔ مرکز سلسلہ میں تربیت حاصل کرنے کے بعد یہ مجاہد دور دراز علاقوں میں اسلام کی منادی کرتے اور اپنے رب کے فضلوں اور برکتوں کے دامن دل بھر لیتے ہیں۔ اور اپنی خوشنودی بخشی اور [illegible] نازل کرتے ہیں۔

آپ کے لئے بھی [illegible] ہے قابل نوجوانوں کی اس دانشگاہ کو ضرورت ہے تا اسلام کی سربلندی کیلئے ان کی تربیت کرے۔ جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ چند ہفتوں میں شروع ہونے والا ہے۔ اپنی جان کا نذرانہ اس درسگاہ کو پیش کیجئے تا آپ کو واقف [illegible] بنائے اور اسلام کی خدمت کی سعادت آپ کو نصیب ہو۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور دیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۱۵):

مسل نمبر ۲۱۷۷۷

مَیں امۃ العزیز زوجہ مبشر احمد اختر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیور طلائی ۷½ تولے قیمت ۳۵۰۰/- روپے

(۲) زیور طلائی (فروخت شدہ) ۳½ تولے قیمت ۱۲۸۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ العزیز اہلیہ مبشر احمد اختر۔ رحمٰن آباد ڈاکخانہ باندھی ضلع نواب شاہ۔ سندھ۔

گواہ شد:۔ محمد صادق کاہلوں۔ انسپکٹر بیت المال آمد۔ رحمٰن آباد۔ ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ مبشر احمد اختر۔ وصیت نمبر ۱۷۳۵۸ (خاوند موصیہ) رحمٰن آباد۔ نواب شاہ۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۷۷۸

مَیں امۃ الحفیظ زوجہ عبدالعزیز جمن بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دی ہیگ ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) زیور طلائی۔ وزنی ۱۰۷ گرام قیمت ۱۷۹۵/- گلڈرز (ڈچ سکہ) (۲) زیور نقرئی وزنی ۳۶ گرام قیمت ۱۰۰/- گلڈرز (۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰/- انگلش پونڈ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ اہلیہ عبدالعزیز جمن بخش صاحب۔ دی ہیگ۔ ہالینڈ۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز جمن بخش (خاوند موصیہ) دی ہیگ ہالینڈ۔

گواہ شد:۔ عبدالحکیم اکمل۔ انچارج ہالینڈ مشن۔

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری غلام مرتضیٰ خاں صاحب آف کنری (سندھ) ۸ راگست ۱۹۷۴ء کو بمقام حیدر آباد (سندھ) بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۹ راگست کو نماز جنازہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری فاضل نے پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے کرائی۔

چوہدری صاحب مرحوم نے ۱۹۲۸ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ خاندان میں اکیلے احمدی تھے بعد میں آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں خاندان کے بہت سے افراد نے احمدیت قبول کرلی۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ۱۹۳۸ء سے ہی کنری سندھ آگئے تھے۔ جہاں عرصہ تک سلسلہ کی ملازمت میں رہے۔ مرحوم حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی رضی اللہ عنہ کے ہمزلف تھے اور دونوں ایکدوسرے سے کمال درجہ محبت رکھتے تھے۔ ۱۹۶۶ء سے بوجہ فالج بیمار تھے اسلئے زیادہ تر اپنے بیٹوں کے پاس حیدر آباد میں ہی قیام رکھتے تھے اور آخر اُنہی کے پاس وفات پائی۔ آپنے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ۔ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سوائے ایک چھوٹی بیٹی کے باقی سب بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب سے والد صاحب مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (رانا اسد اللہ خان)

اسلام کا ایک اہم رُکن ــــ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے دینی دولت کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ایک بڑی اکثریت کو ادائیگی زکوٰۃ کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن جماعت میں بعض ایسے احباب بھی ہیں جن سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رُکن ہے جس کی ادائیگی کا قرآن شریف میں بار بار حکم ہے۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ازراہ کرم اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ امراء اصحاب، صدرانِ جماعت اور سکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ صاحبِ نصاب احباب کو مسائل سے بخوبی آگاہ فرمائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کرکے مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

نثار احمد صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری منظور حسین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۷/۳ واقع محلہ باب الابواب الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) چوہدری محمود احمد صاحب۔ (۲) چوہدری مسعود احمد صاحب۔ (۳) سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا ہم بہن بھائیوں کے نام مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

• میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(محمد اسماعیل عارف۔ دفتر وکالت مال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

• میرے بھائی مکرم محمد شریف صاحب سابق معلم وقفِ جدید عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل زیادہ تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرماوے۔

(صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال محمد آباد براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ)

• میرے بیٹے عزیز ملک محمد اجمل خان بی ایس سی نے امسال باوجود نامساعد حالات کے ٹکسٹائل ٹکنالوجی کے چار سالہ کورس کا آخری امتحان دیا ہے۔ مخلصین جماعت سے عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا مستقبل روشن کرے اور اُسے دین کا خادم بنائے۔ آمین

(خاکسار کیپٹن ملک شیر محمد چک ۹۰ ضلع گجرات)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ اور وقت پر پہنچانا مجالس انصار اللہ کا اہم فرض ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا جو منصوبہ بنایا ہے دُنیا کی کوئی طاقت اسے ناکام نہیں کر سکتی۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ حسبِ بشارات اسلام ساری دُنیا میں غالب آئے گا کیونکہ خدائی بشارتیں بہرحال پوری ہو کر رہتی ہیں ہاں خوف کا پہلو اگر کوئی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ کہیں ہم اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سُست نہ ہو جائیں۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن تدبیر اور دعاؤں کے ساتھ اپنے مفوّضہ کام میں لگی رہے اور قربانیاں دیتی چلی جائے جو ربِّ کریم نے کہا ہے وہ پورا ہو گا اور ہو کر رہے گا۔ اس کے فضل ابتلاؤں کے زمانہ میں پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے ابتلاؤں کو ہی دُنیا کے کونے کونے میں ہر فردِ بشر تک پیغامِ حق کو پہنچانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ہمہ گیر اشاعتِ اسلام کے ضمن میں جو کام اربوں اور کھربوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی ممکن نہ ہوتا خدا تعالیٰ نے بعض ابتلاء وارد کر کے اس کی انجام دہی کا از خود سامان کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں اور برابر نازل ہو رہے ہیں احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے جن میں دعاؤں کو خاص اہمیت حاصل ہے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں ؏

نماز سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

- "نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔" (ملفوظات جلد ششم)
- "انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔" (ملفوظات جلد دوم)
- "نماز ہی آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔" (کشتی نوح)
- "اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو۔" (کشتی نوح)
- "خدا تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اس کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم)
- "دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم)
- "نماز مشکلات کی کُنجی ہے۔" (ملفوظات جلد ششم)
- "نماز ایک معراج ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم)
- "نماز دعا کی قبولیّت کی کُنجی ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم)
- "انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزامِ نماز کو دیکھنا کافی ہے۔" (ازالۂ اوہام)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے ایام

یہ ایّام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیب کئے ہیں صدیوں کے بعد کسی خوش بخت کو نصیب ہوا کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت اور کام کرنے کے دراصل ایسے ہی دن ہوا کرتے ہیں لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ جملہ زعماء کرام انصار اللہ قیادتِ ایثار کے لائحہ عمل کی روشنی میں بنی نوع انسان کی بلا مذہب و ملّت زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے لئے غور و فکر کرتے رہیں گے۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہوتی رہی

ربوہ ۱۷ اگست۔ کل بھی ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔ کل دن میں نمازِ جمعہ سے قبل طویل عرصہ تک بجلی کا کرنٹ اتنا معمولی اور برائے نام رہا کہ نہ بلب روشن ہو سکے اور نہ پنکھے ہی چل سکے۔ رات کو بھی بجلی کی رَو وقفہ وقفہ سے دو تین مرتبہ بند ہوئی۔